179748 ـ کفالت میں یتیم بچے کا فطرانہ ادا کرنا واجب ہے

سوال

بہت سارے افراد یتیم بچوں کی کفالت کرتے ہیں، کیا انہ پر یتیم بچے کا فطرانہ ادا کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فطرانہ ہر مسلمان بچے بوڑھے مرد و عورت پر فطرانہ ادا کرنا فرض ہے؛ اس کی دلیل درج حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت مسلمان شخص پر رمضان المبارك میں ایك صاع کھجور یا ایك صاع جو فطرانہ فرض کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1504) صحیح مسلم حدیث نمبر (984).

اس لیے یتیم بچے پر فطرانہ فرض ہوگا، کیونکہ وہ بھی عام لوگوں میں شامل ہوتا ہے.

اس بنا پر جس کی کفالت میں کوئی یتیم ہو تو وہ اس کا بھی فطرانہ ادا کریگا، اگر یتیم کا مال ہو تو اس کے مال سے فطرانہ ادا کیا جائے، کیونکہ اس کے مال میں زکاۃ واجب ہے، کفالت کرنے والے پر یتیم کا فطرانہ واجب نہیں ہوگا؛ کیونکہ یتیم غنی اور مالدار ہے، اور اگر کفالت کرنے والا شخص اس بچے کا اپنی جانب سے فطران ادا کرتا ہے توا دائیگی ہو جائیگی اور اسے اجروثواب حاصل ہوگا، لیکن اس پر فرض نہیں کہا جائیگا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس یتیم بچے کی ملکیت میں مال ہو ہمارے نزدیك اس کے مال میں سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہوگا، جمہور علماء کرام جن میں ابو حنیفہ اور امام مالك اور ابن منذر رحمہم اللہ شامل ہیں کا یہی مسلك ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع (6 / 109).

بھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اوپر بیان کردہ حدیث کی بنا پر ہر بچے بوڑھے مرد و عورت مسلمان شخص پر فطرانہ کی ادائیگی فرض ہیں... چاہیے بچہ یتیم بھی ہو اس کے مال میں سے فطرانہ ادا کرنا واجب ہے امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (2 / 247).

لیکن اگر یتیم کا مال نہ ہو تو پھر فطرانہ اس کے رشتہ داروں میں سے اس شخص پر فرض ہوگا جس کے ذمہ یتیم بچے کا نفقہ شرعا واجب ہے، لیکن کفالت کرنے والے پر لازم نہیں کیونکہ اگر اس گے ذمہ شرعا یتیم کا نفقہ واجب نہیں تو کفالت کی بنا پر یتیم کا فطرانہ ادا کرنا اس پر واجب نہیں ہو گا کیوکہ وہ تو اللہ کے لیے یتیم کی کفالت کر رہا ہے.

جمہور علماء کرام جن میں امام ابو حنیفہ امام شافعی اور امام مالك شامل ہیں کا مسلك یہی ہے؛ ان کا کہنا ہے کہ فطرانہ ہر مسلمان شخص اور ہر اس شخص پر واجب ہے جن کے ذمہ ان کے اخراجات لازم ہیں، اور یتیم کی کفالت کرنے والا تو نفقہ اللہ کے لیے کر رہا ہے اس لیے یتیم کا فطرانہ اس پر فرض نہیں ہوگا، بلکہ جس کے ذمہ شرعا یتیم کا خرچ ہے فطرانہ بھی اس پر ہی واجب ہوگا.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مسلك ہے کہ جو کوئی شخص بھی رمضان المبارك میں کسی دوسرے شخص پر کچھ خرچ کرے چاہیے واجب نہیں بلکہ نفلی طور پر ثواب حاصل کرنے کے لیے تو اس شخص پر اس کا فطرانہ بھی ادا کرنا واجب ہوگا.

امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جس نے کسی یتیم کو اپنی کفالت میں لیا تو اس پر ا س کا فطرانہ بھی واجب ہو گا، لیکن بعض حنابلہ " مثلا ابن قدامہ " نے اختیار کیا ہے کہ اس پر فطرانہ واجب نہیں، انہوں نے امام احمد رحمہ اللہ کے سابقہ قول کو استحباب پر محمول کیا ہے "

دیکھیں: المغنی (4/ 306) اور الشرح الکبیر (7 / 97).

حاصل یہ ہوا کہ: جس شخص پر یتیم کا نفقہ واجب نہیں اس پر اس کا فطرانہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا، بلکہ اگر یتیم بچے کا مال ہو تو اس کے مال سے فطرانہ ادا کیا جائیگا، اور اگر مال نہ ہو تو پھر اس کے جس رشتہ دار پر یتیم کا خرچ شرعا واجب ہے اس پر فطرانہ بھی واجب ہوگا.

واللہ اعلم